Barnebøker for Norge

barneboker.no

سہبیگویرے

Skrevet av: Rukia Nantale
Illustret av: Benjamin Mitchley
Oversatt av: Samrina Sana

Denne fortellingen kommer fra African Storybook (africanstorybook.org) og er videreformidlet av Barnebøker for Norge (barneboker.no), som tilbyr barnebøker på mange språk som snakkes i Norge.

Dette verket er lisensiert under en Creative Commons
Navngivelse 3.0 Internasjonal Lisens.
https://creativecommons.org/licenses/by/3.0/deed.no

سہبیگویرے

✎ Rukia Nantale
Benjamin Mitchley
Samrina Sana

urdu

nivå 5

(uten bilder)

جب سہبیگویرے کی ماں مر گئی تو وہ بہت اداس تھی۔ سہبیگویرے کے والد نے اپنی بیٹی کی دیکھ بھال کرنے کے لئے اپنی پوری کوشش کی۔ آہستہ آہستہ، انہوں نے سہبیگویرے کی ماں کے بغیر دوبارہ خوشی محسوس کرنا سیکھ لیا۔ ہر روز انہوں نے بیٹھ کر دن کے بارے میں بات کی۔ ہر شام انہوں نے ایک ساتھ رات کا کھانا بنایا۔ انہوں نے برتن دھونے کے بعد، سہبیگویرے کے والد نے اسے گھر کے کام میں اُس کی مدد کی۔

ایک دن، سہبیگویرے کے والد معمول سے ہٹ کر گھر آگئے۔
اُنہوں نے کہا کہ 'یرے بچے تم کہاں ہو؟' سہبیگویرے اپنے
باپ کی طرف بھاگی۔ وہ اپنے باپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ میں
دیکھ کر رک گئی۔ یرے بچے میں تمہیں۔ کسی خاص انسان سے
ملوانا چاہتا ہوں۔ یہ انیتا ہیں اُنہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

انیتا نے کہا 'ہیلو سہبیگویرے، آپ کے والد نے مجھے آپ کے بارے میں بہت کچھ بتایا ہے'۔ لیکن نہ وہ مسکرائی اور نہ لڑکی سے ہاتھ ملایا۔ سہبیگویرے کے والد خوش تھے۔ انہوں نے ان تینوں کے مل کر رہنے کے بارے میں بات کی، اور ان کی زندگی کتنی اچھی ہوگی۔ انہوں نے کہا، 'میرا بچہ، مجھے امید ہے کہ آپ انیتا کو اپنی ماں کے طور پر قبول کریں گی'۔

اگلے ہفتے انیتا نے سہبیگویرے اور اس کے کزن کو اور اس کی پھپھو کو اُن کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے مدعو کیا۔ کیا دعوت ہے! انیتا نے سہبیگویرے کے پسندیدہ کھانے تیار کیے، اور ہر ایک نے خوب کھایا جب تک اُن کا پیٹ نہ بھر گیا۔ پھر بچے کھیلتے رہے جبکہ بڑوں نے بات چیت کی۔ سہبیگویرے نے اپنے آپ کو خوش اور بہادر محسوس کیا۔ اس نے جلد ہی فیصلہ کیا کہ وہ جلد ہی گھر واپس آئے گی اور اپنے باپ اور سوتیلی ماں کے ساتھ رہے گی۔

سہبیگویرے کی زندگی بدل گئی۔ اب اُ سے اپنے والد کے ساتھ صبح بیٹھنے کا زیادہ وقت نہیں ملتا تھا۔ انیتا نے ا سے بہت سے گھریلو کاموں میں لگا دیا تھا وہ اتنا تھک جاتی کہ شام میں اپنے سکول کا کام بھی نہ کر پاتی۔ وہ کھانا کھا نے کے بعد سیدھا اپنے بستر کی طرف چلی جاتی۔ اُس کی زندگی میں سکون کی وجہ صرف اُس کی ماں کی طرف سے دیا گیا ایک خوبصورت کمبل تھا۔ سہبیگویرے کے والد اس بات کا اندازہ نہ لگا سکے کہ اُن کی بیٹی نا خوش ہے۔

اس کے والد ہر روز وہاں جا تے تھے۔ بالآخر وہ انیتا کے ساتھ آ ئے۔ وہ سہبیگویرے کی طرف بھاگی۔ انہوں نے کہا۔ 'مجھے بہت افسوس ہے، میں غلط تھی۔' 'کیا آپ مجھے دوبارہ کوشش کر نے دیں گی؟' سہبیگویرے نے اپنے والد اور ان کے پریشان کن چہرے کو دیکھا۔ پھر اس نے آہستہ آہستہ قدم بڑھایا اور انیتا کو گلے سے لگا لیا۔

چند ماہ کے بعد، سہبیگویرے کے والد نے ان سے کہا کہ وہ کچھ عرصہ گھر سے دور رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ‘مجھے اپنے نوکری کے لیے سفر کرنا ہے۔’‘ لیکن میں جانتا ہوں کہ آپ ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے۔’ سہبیگویرے کا چہرہ اُتر گیا، لیکن اس کے والد نے غور نہیں کیا۔ انیتا نے کچھ بھی نہیں کہا وہ بھی نا خوش تھی۔

جب اس کے والد نے دور سے دیکھا تو سہبیگویرے اپنے کزن کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ وہ خوفزدہ تھی کہ والد ناراض ہو سکتے ہیں، لہذا وہ گھر کے اندر چھپنے کے لیے بھاگ گئی۔ لیکن اس کے والد اس کے پاس گئے اور کہا، ‘سہبیگویرے، آپ نے اپنے لیے ایک بہترین ماں پائی ہے۔ جو آپ سے پیار کرتی ہے اور آپ کا حال جانتی ہے۔ مجھے تم پر فخر ہے اور میں تم سے پیار کرتا ہوں۔’ انہوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ جب تک وہ چاہتی ہے اپنی پھپھو کے ساتھ رہ سکتی ہے۔

سہبیگویرے کے لئے صورتحال اور خراب ہو گئی۔ اگر وہ اپنے کام وقت پر ختم نہ کرتی یا شکایت کرتی تو انیتا اُسے مارتی۔ اور کھانے کے وقت وہ خود زیادہ کھاتی اور سہبیگویرے کو بچے ہوئے چند ٹکڑے دیتی۔ ہر رات سہبیگویرے سونے سے پہلے اپنی ماں کے دیئے ہوئے کمبل کو سینے سے لگا کے روتی۔

جب سہبیگویرے کے والد گھر واپس آگئے تو اُسے اپنی بیٹی کا کمرہ خالی ملا ’کیا ہوا، انیتا؟‘ اس نے افسُردہ دل سے پوچھا۔ عورت نے وضاحت کی کہ سہبیگویرے بھاگ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’میں چاہتی تھی کہ وہ میرا احترام کرے۔‘ ’لیکن شاید میں بہت سخت تھی۔‘ سہبیگویرے کے باپ نے گھر چھوڑ دیا اور ندی کی سمت میں چلا گیا۔ وہ اپنی بہن کے گاؤں کی طرف چلتے گئے کہ شائد کسی نے سہبیگویرے کو دیکھا ہو۔

ایک صبح سہبیگویرے دیر سے اُٹھی۔ سست لڑکی! انیتا چلائی۔ اُس نے اُ سے بستر سے دھکا دے کر نیچے گرایا۔ قیمتی کمبل کیل سے اٹک کر دو ٹکڑوں میں بٹ گیا۔

سہبیگویرے کی پھپھو جی کو اپنے گھر لے گئی۔ اس نے سہبیگویرے کو گرم کھانا دیا۔ اور اس کی ماں کے کمبل کے ساتھ بستر میں سلا دیا۔ اس رات، سہبیگویرے روئی اور سو گئی۔ لیکن وہ راحت کے آنسو تھے۔ وہ جانتی تھی کہ اس کی پھپھو اس کی دیکھ بھال کریں گی۔

سہیدیگویرے بہت پریشان تھی۔ اس نے گھر سے بھاگنے کا فیصلہ لیا۔ اس نے اپنی ماں کے کمبل کے ٹکڑوں کو لے لیا، کچھ کھانا پکڑا اور گھر چھوڑ دیا۔ اُس نے اپنے والد کی اختیار کی گئی سڑک پر چلنا شروع کر دیا۔

اس عورت نے درخت میں دیکھا۔ جب اس نے لڑکی اور رنگا رنگ کمبل کے ٹکڑوں کو پکڑے دیکھا، اُس نے پکارا، 'یرے بھائی لی بچی!' باقی عورتوں کپڑے دھونا بند کیا اور سہیدیگویرے کو درخت سے سے نیچے اُتارنے میں مدد کی۔ اُس کی خالہ نے اُسے گلے سے لگایا تاکہ وہ راحت حسوس کرے۔

جب شام ہوئی تو وہ ایک ندی کے قریب لمبے درخت پر چڑھ کر شاخوں میں خود اپنا بستر بنایا۔ اور گانا گاتے ہوئے سو گئی 'امی، امی، آپ نے مجھے چھوڑ دیا۔ آپ نے مجھے چھوڑ دیا اور واپس کبھی نہیں آئیں۔ ابّا اب مجھ سے محبت نہیں کرتے۔ ماں، آپ کب واپس آرہی ہیں؟ آپ نے مجھے چھوڑ دیا۔'

اگلی صبح، سبیگویرے نے گانا دوبارہ گانا شروع کر دیا۔ جب خواتین اپنے کپڑے ندی میں دھونے کے لئے آئیں تو اُنہوں نے غمگین گانے کی آواز سُنی جو کہ لمبے درخت سے آرہی تھی۔ انہوں نے سوچا کہ یہ صرف ہوا سے ہلتے ہوئے پتوں کی آواز ہے اور اپنا کام جاری رکھا۔ لیکن اُن میں ایک عورت نے غور سے اُس گانے کو سُنا۔